مار کنگ اسکیم-اردو

{Marking Scheme _Urdu (Class 10 th)

ANNUAL EXAMINATION

March-2026

مضمون-اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً جانچ شروع کرنے سے قبل مارکینگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوج کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جارتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے، ضرورری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے ایچ بی ایس ای، بھوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن رممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہو رہی ہو یا نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالبِ علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جو جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرتے ہوئے اس پر نمبر دے دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوالناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی مطلعہ کرنا چاہیئے تا کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم بخوبی واقف ہو سکے۔

(9) ممتحن کو چاہئے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کا پیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (x) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے یوں اسے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدفی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالبِ علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت میں سے صحیح جواب 'ب') یا (۱، ۲، ۳، ۴، میں سے جو صحیح جواب '۳') لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

مارکنگ اسکیم

Code-A

مضمون-اردو جماعت-دسویں

کل نمبر:80 مقررہ وقت:3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1.	**سوال.1** مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار-چار جواب دیے ہیں۔صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی میں لکھیے:- (i) 'اے شریف انسانو!' کس شاعر کی نظم ہے؟ (۲) ساحرؔ لدھیانوی (ii) کنھیا لال کپور کہاں پیدا ہوئے؟ (۲) لاہور (iii) ساحرؔ لدھیانوی کا اصل نام کیا تھا؟ (۳) عبدالحئی (iv) 'خوش نما' کے کیا معنی ہیں؟ (۱) خوبصورت (v) سعادت علی کیسا آدمی تھا؟ (۱) عیش پسند (vi) میر تقی میرؔ کا انتقال کہاں ہوا؟ (۳) لکھنؤ (vii) 'شعور' کے معنی کیا ہیں؟ (۲) عقل (viii) 'تسبیح' کے کیا معنی ہیں؟ (۱) خدا کی پاکی بیان کرنا (ix) بشر نواز کہاں پیدا ہوئے؟ (۲) اورنگ آباد	16x1=16

	(x) 'واحد' کے معنی کیا ہیں؟ (۱) ایک (xi) 'آگرہ بازار' کس کا مشہور ڈراما ہے؟ (۲) حبیب تنویر (xii) 'کاٹھ کا گھوڑا' کس کا افسانہ ہے؟ (۴) رتن سنگھ (iiix) 'مشرق' کے کیا معنی ہیں؟ (۱) پورب (xiv) 'آدمی کی کہانی' کس کا مضمون ہے؟ (۲) محمد مجیب (xv) مرزا غالب کہاں پیدا ہوئے؟ (۱) آگرہ (xvi) رضیہ نے میر آخور کا عہدہ کسے دیا؟ (۲) حبشی غلام یاقوت کو		
2.	آخری شعر میں کارخانے سے مراد کیا ہے؟ **جواب:** نظم کے آخری شعر میں کارخانے سے مراد دنیا ہے۔	2	
3.	بے تکلفی سے کیا پریشانیاں ہوتی ہیں؟ **جواب:** بے تکلفی سے انسان کو دوسرے لوگوں کے سامنے کئی مرتبہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ بے تکلفی کی وجہ سے انسان کی مالی اور جسمانی پریشانیوں سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔	2	
4.	ظالم کو ظلم کی کیا بدلہ ملتا ہے؟ **جواب:** جو انسان ظالم بن کر بے گناہ انسانوں پر ظلم کرتا ہے ایک دن اس کے خون کا بھی ندی نالہ بہہ جاتا ہے۔	2	
5.	ہندوستان کی خصوصیات کیا ہیں؟ جواب: ہندوستان ایک لمبا چوڑا ملک ہے۔ جس میں تمام مذاہب کو لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ گورے بھی ہیں کالے بھی ہیں اور اپنے اپنے علاقے کے حساب سے الگ الگ زبانیں بولتے ہیں۔	2	
6.	چھوت چھات سے ملک کو کیا نقصان پہنچا؟ جواب: چھوت چھات کی وجہ سے معاشرے میں تفریق پیدا ہوگئی۔ باہمی اختلاف پیدا ہوگئی اور لوگ نیچی ذاتیوں سے نفرت کرنے لگے۔ جس سے ملک کے بھائی چارے اور امن کو کافی نقصان پہنچا۔	2	

7.	ژالہ باری سے کیا نقصانات ہوئے؟ جواب: ژالہ باری کی وجہ مٹر اور چنے کی فصل تباہ اور برباد ہوگئی۔ لین شو غریب ہ گیا۔ اس کے پاس اگلی فصل بونے تک کے پیسے نہیں بچے۔	1+1=2
8.	کعبے جانے سے غالبؔ کو کیوں شرم آتی ہے؟ جواب: غالبؔ نے پوری زندگی جُوا اور شراب میں نکال دی۔ وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ گناہ گار مانتا ہے۔ اس لیے اسے کعبے جانے میں شرم آ رہی ہے۔	2
9.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔ جواب: تصویر : تصاویر اطلاع : اطلاعات ماہر : ماہرین	3x1=3
10	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے متضاد لکھیے۔ نزدیک : دور تیز : سُست شکست: جیت	3x1=3
11.	.مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے مذکر سے مونث اور مونث سے مذکر بنائیے۔ ملکہ : بادشاہ عالم : عالمہ لڑکا : لڑکی	3x1=3
12.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔ اسم ضمیر صفت فعل **جوابات:** تعریف اقسام مثال	1 1 1 =3 کل نمبر

13	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔ غزل نظم جواب: **نظم:** جواب: نظم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونے کے ہیں۔ نظم کے دوسرے معنی سجاوٹ، آرائش، طریقہ اور قرینے کے بھی ہیں۔ اصطلاح میں اس شاعری کو نظم کہا جاتا ہے جس میں الفاظ کو ایک موتی کی طرح قرینے سے پیش کیا جائے اور اس کو پڑھتے ایک ترنم پیدا ہو جائے جس سے قاری کے ساتھ ساتھ سامعین کو بھی لطف کا احساس ہونے لگے۔	3
	یا/or **غزل:** غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کی باتیں کرنا اور عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا ہے۔ اصطلاح میں شاعری کو غزل کہا جاتا ہے جس میں عورتوں کے حسن وعشق کے متعلق بات کی جائے۔ غزل کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اور دوسرے جو کہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔ غزل کا ہر شعر مکمل اکائی ہوتا ہے۔ اس کے ایک شعر میں ہی بات پوری کر دی جاتی ہے۔	3

<table>
<tr>
<td>14.</td>
<td>
. مندرجہ ذیل عبارت کی تشریح حوالوں کے ساتھ کیجیے۔

یہ بتانا کٹھن ہے کہ پانچ ہزار برس پہلے یہاں کون لوگ بستے تھے۔مگر اب بہت سے لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ اس زمانے سے یہاں دور دور کے لوگ آنے لگے۔اتنا سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں ہے کہ پہلے دنیا کے زیادہ تر لوگ وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور کھانے پینے کی کھوج میں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں مارے مارے پھرتے تھے۔جانوروں کا شکار کرتے تھے یا درختوں کے پھل، پتّے اور جڑ کھا کر پیٹ بھرتے تھے۔ان میں کے کچھ لوگ یہاں بھی پہنچے۔ان کی نسل کے لوگ اب بھی بنگال، بہار، چھوٹا ناگپور اور وندھیاچل کے پہاڑوں کے قریب پائے جاتے ہیں۔وہ جو زبان بولتے تھے آج بھی الگ ہے۔

سیاق سباق: مندرجہ بالا اقتباس دسویں جماعت کے نصاب میں شامل کتاب 'جان پہچان- حصہ ۵' میں شامل مضمون ''زبانوں کا گھر ہندوستان' سے اخذ کیا گیا ہے۔اس مضمون کے مصنف سید احتشام حسین ہیں۔

تشریح: مندرجہ بالا اقتباس میں مصنف نے ہندوستان میں رہنے والے لوگ اور ان کے ذریعہ بولی جانے والی زبانوں کے متعلق تفصیل سے اظہارِ خیال کیا ہے۔
مصنف کہتے ہیں کہ پانچ ہزار سال پہلے ہندوستان میں کون کون لوگ بستے تھے یہ بتانا تو بہت مشکل ہے لیکن اس زمانے میں دور دور کے لوگ آنے لگے تھے۔پہلے دنیا کے لوگ وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور کھانے پینے کی چیزوں کی تلاش میں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں سفر کرتے تھے۔جانوروں کا شکار کرتے ،کبھی درختوں کے پھل اور پتے کھا کر اپنا پیٹ بھرتے۔ایسے ہی لوگ ہندوستان میں پہنچ گئے۔ان کی نسل کے لوگ اب بھی بنگال، بہار، چھوٹا ناگپور اور وندھیاچل کی پہاڑیوں میں آباد ہیں۔وہ جو زبان بولتے ہیں آج بھی الگ ہے۔
</td>
<td>
2

3

کل نمبر=5
</td>
</tr>
</table>

15. مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصّے کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

کوئی امید بَر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

سیاق وسباق: مندرجہ بالا اشعار دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل مرزا غالبؔ کی غزل سے اخذ کیے گئے ہیں۔ 2

تشریح: غزل کے پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب سے ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے اور نہ ہی کوئی امید پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ اس شعر مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ 3

غزل کے دوسرے شعر میں شاعر تنہائی کے غم کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ محبوب سے بچھڑنے کے بعد ان کی راتیں بہت مشکل سے گزر رہی ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں جیتے جی مر رہا ہوں۔ ایسی دکھ بھری تنہائی سے تو موت ہی آ جائے تو بہتر ہے۔ شاعر کو محبوب کی دکھ بھری یادیں سونے نہیں دی رہی ہیں۔ کل نمبر=5

یا/Or

(ب)

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم تو پانی میں جاکے ڈوب مرے
ذرا سی چیز ہے ، اُس پر غرور، کیا کہنا!
یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور، کیا کہنا

سیاق وسباق: مندرجہ بالا بند دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل نظم 'پہاڑ اور گلہری'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس نظم کے خالق علامہ اقبال ہیں۔ 2.

تشریح: اس بند میں شاعر نے پہاڑ اور گلہری کے مکالمات کو پیش کرتے ہوئے پہاڑ کی بڑھائی اور گلہری کے چھوٹے پن کو پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ کسی چیز یا انسان کا بڑھا ہونی ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے اندر ہنر اور عقمندی بھی ہونی ضروری ہے۔ پہاڑ بڑا تو ہوتا ہے لیکن گلہری کی طرح درختوں پر چڑھنے کا ہنر اور چھالیاں توڑنے کی سمجھ اس کو نہیں ہے اور نہ ہی ہل ڈل پاتا ہے۔ شاعر نے پہاڑ کی باتوں کو گلہری کے ذریعہ بے تکا بتایا ہے۔ 3. کل نمبر=5

1x4=4	مندرجہ خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے پُر کیجیے۔ <u>رکاوٹوں</u> <u>لعنت</u> <u>بھیم راؤ سکپال</u> <u>تعلیم</u> (i) تعلیم حاصل کرنے کے لیے امبیڈکر کو کئی ---**رکاوٹوں**--- کا سامنا کرنا پڑا۔ (ii) چھوت چھات کی------**لعنت**----- نے ملک کو کافی نقصان پہنچایا۔ (iii) امبیڈکر کا اصل نام---- **بھیم راؤ سکپال** --- تھا۔ (iv) سماج میں باعزت زندگی گذارنے کے لیے---- **تعلیم**---- بے حد ضروری ہے۔	16.
2 3 کل نمبر=5	اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام سیکشن تبدیل کی ایک درخواست لکھیے۔ **جواب:** بخدمت پرنسپل صاحب آروہی ماڈل سنئیر سیکنڈر اسکول ریواسن، نوح **مضمون: سیکشن تبدیل کرنے کے لیے درخواست۔** جنابِ عالی! گزارش یہ ہے کہ میں آپ کہ اسکول میں دسویں جماعت کے سیکشن 'اے' میں پڑھتا ہوں۔ میری کالونی کے ساری بچے سیکشن 'بی' میں زیر تعلیم ہیں۔ سیکشن 'اے' کا کوئی بھی بچہ میری کالونی کا نہیں ہے جس کے ساتھ گھر پر میں اسکول کا کام مل کر کرسکوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ میرا سیکشن تبدیل کر کے 'بی' کر دیا جائے تاکہ میں اپنی کالونی کے بچوں کے ساتھ اپنے گھر کا کام آسانی سے کرسکوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ مورخہ: 25 مارچ 2026 آپ کا فرمابردار شاگرد نام: ریحان خان جماعت: دسویں رول نمبر: 21 -- نوٹ: درخواست کا خاکہ (القاب وآداب۔ پتہ، تاریخ، موضوع، اختتام) نفسِ مضمون	17.

18.	مندرجہ ذیل شعرامیں سے کسی ایک کی حیات وشخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیے ۔ مرزا غالب علامہ اقبال میر تقی میر -- **جواب:** تمہید وتعارف نفسِ مضمون انداز بیان	2 2 1 کل نمبر=5
19.	مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے ۔ قومی یکجہتی پانی کی آلودگی میرا استاد میرا اسکول -- **جواب:** تمہید وتعارف نفسِ مضمون اختتام	1 3 1 کل نمبر= 5

1x8=8	مندرجہ غیر تدریسی اقتباس کا مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔ سید مشتاق علی ہمارے ملک کے ایک مایا ناز کرکٹ کھلاڑی تھے۔ان کی پیدائش اندور میں 1914 میں ہوئی۔ان کے والد ہولکر اسٹیڈیم میں ملازم تھے۔بچپن ہی سے مشتاق علی نے کرکٹ میں اپنے جوہر دکھنانے شروع کر دیے۔ پندرہ سال کی عمر میں انہوں نے حیدر آباد کرکٹ ٹورنامنٹ میں ایک ہَیٹ ٹرک لی اور 65 رن بنائے تو لوگ چونک پڑے۔اس طرح ان کے لیے فرسٹ کلاس میچ کھیلنے کا دروازہ کھل گیا۔وہ دائیں ہاتھ سے بلے بازی اور بائیں ہاتھ سے گیند بازی کرتے تھے۔ (i) مشتاق علی کون تھے؟ جواب: ملک کے مایاناز کرکٹ کھلاڑی۔ (ii) ان کے والد کہاں ملازم تھے؟ جواب: ہولکر اسٹیڈیم میں۔ (iii) مشتاق علی کی پیدائش کب ہوئی ؟ جواب: 1914 میں۔ (iv) مشتاق علی نے حیدر آباد کے ٹورنامنٹ میں کتنے رن بنائے ؟ جواب: 65 رن۔ (v) مشتاق علی نے حیدر آباد کے ٹورنامنٹ میں جب ہیٹ ٹرک لی تو ان کی عمر کتنے برس کی تھی؟ جواب: پندرہ سال۔ (vi) مشتاق علی کون سے ہاتھ سے بلے بازی کرتے تھے؟ جواب: دائیں ہاتھ سے۔ (vii) مشتاق علی کون سے ہاتھ سے گیند بازی کرتے تھے؟ جواب: بائیں ہاتھ سے۔ (viii) مشتاق علی کی پیدائش کس شہر میں ہوئی ؟ جواب: اندور میں۔	20.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆